



نمازِ عید

آرٹیکل (Main Facebook Page) پہ پڑھنے کیلئے نیچے (Link) پہ کلک

کریں:

[https://m.facebook.com/story.php?](https://m.facebook.com/story.php?story_fbid=218755517431986&id=100078926168184&mibextid=Nif5oz)

[story_fbid=218755517431986&id=10007892616](https://m.facebook.com/story.php?story_fbid=218755517431986&id=100078926168184&mibextid=Nif5oz)

[8184&mibextid=Nif5oz](https://m.facebook.com/story.php?story_fbid=218755517431986&id=100078926168184&mibextid=Nif5oz)

نمازِ عید

عوام کو سال میں دو مرتبہ پانچ نمازوں کے علاوہ ”نماز عید الفطر“ اور ”نماز عید

الاضحیٰ“ بھی پڑھنی ہوتی ہے، جس میں اذان اور اقامت نہیں کہتے۔ عید الفطر

اگر بارش، سیلاب، قمر دیکھنے میں شک ہونے کی وجہ سے نہ پڑھی جائے تو

دوسرے دن تک پڑھ لیں اور عید الاضحیٰ 12 ذی الحج تک ادا کر سکتے ہیں۔

نیت: دل میں کہیں کہ 2 رکعت نماز عید الفطر یا عید الاضحیٰ 6 واجب تکبیروں کے

ساتھ اور امام کے ”اللہ اکبر“ کہنے کے بعد عوام اللہ اکبر کہے۔ عید الفطر اور عید

الاضحیٰ کی نماز ادا کرنے کا ایک جیسا طریقہ ہے۔

طریقہ: امام اللہ اکبر کہتا ہے، ہاتھ باندھ کر سبحانک اللہم پڑھتے ہیں، سبحانک

اللہم پڑھنے کے بعد امام تین دفعہ ہاتھ اٹھا کر ”اللہ اکبر“ کہتا ہے جس میں ”رکن“

(تین مرتبہ سبحان اللہ) کی مقدار کے برابر خاموش رہتا ہے۔ 2 دفعہ اللہ اکبر کہہ

کر ہاتھ چھوڑنے ہیں اور تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لینے ہیں، امام اعوذ

باللہ، بسم اللہ، الحمد شریف، سورۃ پڑھے گا اور عوام صرف سُننے گی، اس کے بعد

رکوع، سجد کے بعد کھڑے ہو کر امام دوسری رکعت میں بسم اللہ، الحمد شریف

اور سورۃ ملائے گا لیکن رکوع میں جانے سے پہلے پھر تین دفعہ اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ

اُٹھا کر چھوڑے گا اور چوتھی تکبیر کے بعد اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے گا۔ اس

کے بعد سجدے کر کے، التحیات، درود، دعا پڑھ کر سلام پھیرے گا۔

اصول: واجب تکبیرات کے درمیان کچھ نہیں پڑھتے تین بار سبحان اللہ کہنے کی

مقدار میں خاموش رہتے ہیں اور جن تکبیروں کے بعد کچھ نہیں پڑھتے جیسے عید

کی نماز، اُس میں اللہ اکبر کہنے کے بعد ہاتھ باندھے نہیں جاتے اور جن تکبیروں کے بعد کچھ پڑھا جاتا ہے اس میں ہاتھ اٹھائے نہیں جاتے جیسے جنازے کی نماز۔

تکبیرات: اگر عید کی نماز میں امام پہلی رکعت میں الحمد شریف یا سورۃ پڑھ رہا تھا تو عوام پہلے اپنی 3 تکبیریں ادا کرے۔ اگر امام رکوع میں گیا ہے تو پھر بھی جلدی سے تین دفعہ اللہ اکبر کہے اور رکوع میں شامل ہو جائے، اگر رکوع میں سے اُٹھنے والا ہے تو رکوع میں جا کر تین تکبیریں کہہ لے اور اگر امام اٹھ گیا تو اب عوام نہ کہے۔

بقیہ رکعتیں: اگر امام کے ساتھ ایک رکعت چھوٹ گئی تو اپنی چھوٹی ہوئی رکعت اکیلے ادا کرتے ہوئے بھی سبحانک اللہم کے بعد تین تکبیریں کہے گا اور اگر امام کے

ساتھ سلام سے پہلے ملا ہے تو التحیات پڑھ کر کھڑا ہو اور باقی نماز اسی طرح 6

تکبیروں کے ساتھ ادا کرے۔

نماز عید کی زائد چھ تکبیروں پر دلائل

1۔ حضرت مکحول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے سیدنا ابو ہریرہ کے ایک

ہمنشین ابو عائشہ نے بتایا کہ میں نے حضرت سعید بن العاص فرماتے ہیں کہ

میں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت حذیفہ بن یمان سے پوچھا کہ

عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں رسول اللہ ﷺ کس طرح تکبیر کہتے تھے؟ حضرت

ابو موسیٰ نے جواب دیا کہ (ہر رکعت میں) چار تکبیریں کہتے تھے جیسا کہ آپ نماز

جنازہ میں کہتے تھے۔ حضرت ابو حذیفہ نے فرمایا کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ

سچ کہتے ہیں۔ حضرت ابو موسیٰ نے (مزید) بتایا کہ جب میں بصرہ والوں پر حاکم

(گورنر) بنایا گیا تو میں وہاں بھی اسی طرح تکبیریں کہا کرتا تھا۔ ابو عائشہ نے کہا کہ
(اس سوال وجواب کے موقع پر) سعید بن العاص کے ساتھ موجود تھا۔ (ابوداؤد

(1153)

پہلی رکعت میں تین (۳) زائد تکبیرات چونکہ تکبیر تحریمہ کھڑکنا کے ساتھ کہی
جاتی ہیں اور دوسری رکعت میں یہ تکبیرات کھڑکنا کے ساتھ کہی
جاتی ہیں، اس لئے اس اتصال کی وجہ سے پہلی رکعت میں رکوع کی تکبیر سے مل
کر چار۔ گویا ہر رکعت میں چار تکبیرات شمار ہوں گی۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ پہلی
رکعت میں مع تکبیر تحریمہ چار تکبیریں کہا کرتے تھے اور دوسری رکعت میں مع
تکبیر رکوع چار تکبیریں کہا کرتے تھے۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، المجلد

الثالث، ص: 494)

2۔ ابو عبد الرحمن قاسم فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ نے

بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے عید کی نماز پڑھائی تو چار چار (4،4) تکبیریں کہیں،

جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: بھول نہ جانا عید کی

تکبیرات جنازہ کی طرح (چار) ہیں۔ آپ ﷺ نے ہاتھ کی انگلیوں کا اشارہ فرمایا

اور انگوٹھا بند کر لیا۔ (شرح معانی الآثار للطحاوی کتاب الزیادات باب

صَلَاةُ الْعِيدَيْنِ كَيْفَ التَّكْبِيرِ فِيهَا...، رقم الحدیث: 4820)

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند حسن کا درجہ رکھتی

ہے الخ۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ بات ثابت ہے کہ وہ

پہلی رکعت میں چار اور دوسری رکعت میں بھی چار تکبیریں کہا کرتے تھے۔ ان

کے علاوہ دیگر صحابہ کرام سے بھی اس طرح کا قول مروی ہے ہے۔ (مصنف ابن

ابی شیبہ" (2/78-81)

3۔ حضرت عبداللہ بن حارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی

اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے پہلے چار

تکبیریں کہیں، پھر قرأت کی، پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا، پھر جب آپ دوسری

رکعت کے لئے کھڑے ہوئے تو پہلے قرأت کی پھر تین تکبیریں کہیں، پھر

(چوتھی) تکبیر کہہ کر رکوع کیا۔ (شرح معانی الآثار، رقم الحدیث، 4825)

4۔ علقمہ اور اسود بن یزید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی

اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے، ان کے پاس حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو

موسیٰ رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے تو ان سے حضرت سعید بن العاص رضی

اللہ عنہ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے متعلق سوال کیا، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: ان (حضرت حذیفہ) سے پوچھو، پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ مسئلہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھو، چنانچہ انہوں نے پوچھا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نمازی چار تکبیریں (ایک تکبیر تحریمہ اور تین تکبیرات زائد کہے، پھر قرأت کرے، پھر تکبیر کہہ کر رکوع کرے، دوسری رکعت میں تکبیر کہے، پھر قرأت کرے، پھر قرأت کے بعد چار تکبیریں کہے۔ (تین تکبیرات زائد اور ایک تکبیر رکوع کے لئے)

(مصنف عبدالرزاق کتاب صلاة العیدین باب التَّكْبِيرِ فِي الصَّلَاةِ)

يَوْمَ الْعِيدِ رقم الحديث: 5528)

امام ہیثمی مجمع الزوائد، جلد ثانی، کتاب الصلاة، حدیث نمبر 3247 یعنی اسی

حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: رواہ الطبرانی فی الکبیر و رجالہ موثقون۔

امام طبرانی نے اس حدیث کو معجم الکبیر میں روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ

ہیں۔ امام ابن حجر عسقلانی الدرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ میں اسی حدیث کے

تحت فرماتے ہیں: رواہ عبدالرزاق عن ابن مسعود باسناد صحیح۔ اس حدیث کو امام

عبدالرزاق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے صحیح اسناد کے ساتھ

روایت کیا ہے۔

ان احادیث نے بالکل واضح کر دیا کہ رسول اللہ ﷺ ہر رکعت میں چار مرتبہ

تکبیر کہتے تھے پہلی رکعت میں مع تکبیر تحریمہ چار تکبیریں اور دوسری میں مع

تکبیر رکوع چار تکبیریں کہا کرتے تھے تھے جیسا کہ محدثین نے اس کی وضاحت کی

ہے۔ بعض احادیث میں جو مروی ہے کہ پہلی رکعت میں پانچ اور دوسری میں چار تکبیریں کہا کرتے تھے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں تکبیر رکوع اور تکبیر تحریمہ کو ملا کر پانچ تکبیریں اور دوسری رکعت میں تکبیر رکوع کو ملا کر چار تکبیریں کہا کرتے تھے۔ لہذا کل ملا کر نو تکبیریں ہونیں لیکن ہر رکعت میں زائد تکبیریں تین تین ہی رہی یعنی چھ زائد تکبیریں)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نماز عید کی پہلی رکعت میں رکوع اور تحریمہ کی تکبیر کو ملا کر پانچ (5) تکبیریں ہوتی ہیں اور دوسری رکعت میں رکوع والی تکبیر کو ملا کر چار (4) تکبیریں بنتی ہیں۔ (مصنف عبدالرزاق کتاب صلاة العیدین باب التَّكْبِيرِ فِي الصَّلَاةِ يَوْمَ الْعِيدِ، رقم الحدیث: 5526)۔

خلاصہ یہ کہ ہر رکعت میں زائد تکبیروں کی تعداد تین (3) ہے۔ دوسری حدیث

کی تشریح میں جو ملا علی قاری کی توضیح گزری ہے اس سے بھی یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے۔

ان احادیث اور آثارِ صحابہ کی وجہ سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ (اور ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ) کی بھی یہی رائے ہے کہ عیدین میں چھ (6) تکبیریں سنت ہیں جیسا کہ امام محمد رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی صراحت فرمائی ہے۔

تکبیراتِ عیدین کے متعلق بہت ساری احادیث مروی ہیں بعض میں تکبیرات کی تعداد نو ہے، بعض میں سات سات، اور بعض میں چھ ہے۔ یہ ایسا اجتہادی مسئلہ ہے جس میں صحابہ کرام، تابعین عظام، اور ائمہ کرام کا دس سے زائد اقوال پر اختلاف ہے۔

احناف اور امام احمد کی ایک روایت کے مطابق نماز عیدین میں چھ تکبیرات زائد ہیں، تین پہلی رکعت میں اور تین ہی دوسری رکعت میں، یہ موقف ابن مسعود، ابو موسیٰ اشعری، حذیفہ بن یمان، عقبہ بن عامر، ابن زبیر، ابو مسعود بدری، حسن بصری، محمد بن سیرین، ثوری، علمائے کوفہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم جمیعاً گاہے۔

شافعی فقہائے کرام کہتے ہیں: پہلی رکعت میں سات تکبیرات زائد ہیں اور دوسری میں پانچ تکبیرات زائد ہیں۔ اس طرح مختلف مکاتب فکر کے علما نے تکبیرات عیدین کے متعلق مختلف اقوال نقل کیے ہیں۔ امام الائمہ فی الحدیث امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے چھ تکبیرات کو رائج کیوں قرار دیا؟ اس کی متعدد وجوہ ہیں:

(۱) یہ سنت متوترہ سے ثابت ہے۔

(۲) یہ بے شمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مذہب رہا ہے۔

(۳) حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت حذیفہ بن یمان، حضرت عقبہ بن عامر،

حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت ابو مسعود بدری، حضرت حسن بصری، امام محمد

بن سیرین، امام سفیان ثوری اور بے شمار علمائے کوفہ رضی اللہ عنہم اجمعین کا بھی

یہی موقف ہے۔

یہ تمام قرائن و شواہد اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ چھ تکبیرات والے قول کو

اختیار کرنے میں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت صحابہ کرام رضی اللہ

عنہم پر زیادہ سے زیادہ عمل ہو جائے گا۔

امام احمد کہتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کا عیدین کی زائد تکبیرات کے

متعلق اختلاف ہے، اور سب پر عمل کرنا جائز ہے۔" "الفروع" (3/201)

واضح رہے کہ یہ امام احمد کا اپنا طریقہ ہے کہ وہ جس مسئلہ میں صحابہ کرام کے

درمیان کثیر اختلاف دیکھتے ہیں اس مسئلے میں تمام تر روایتوں پر عمل کو جائز قرار

دیتے ہیں لیکن امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک سنت اور افضل یہی

ہے کہ دونوں رکعتوں میں تین تین زائد تکبیرات کہی جائیں۔